کتاب کے تعارف میں مصنف یہ شکایت کرتے ہیں کہ پاکستان کے منصوبہ سازوں پر غیر ملکی اثرات غالب ہیں اور یہ کہ انھیں اپنے معاشرے' روایات اور مخصوص مسائل سے مناسب آگاہی حاصل نہیں۔ یہ بات کافی حد تک درست ہے۔ جناب ارشد زماں نے وطن عزیز کے مخصوص دفاعی مسائل کی وضاحت کی ہے۔ نیشنل ڈیفنس کالج کے شرکا کے لیے یہ بہت اچھا مواد ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مصنف بہت سی اصطلاحوں (مثلاً Power - National Security اور Development Strategy) کی وضاحت کے لیے سارے حوالے اور ساری مثالیں مغربی مصنفین سے لیے ہیں۔ یہاں تک کہ مسلمان ثقافت اور پس منظر کی وضاحت بھی مستشرقین خصوصاً Marshal Hodgson کے حوالے سے کی ہے۔ جناب مصنف یہ بتاتے ہیں کہ ہمارے ہاں پنج سالہ منصوبے بناتے وقت آئینی اور قانونی طور پر کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے (جو عملاً نہیں رکھا جاتا)۔ مختلف وزارتوں کے درمیان بعض امور و معاملات پر کش مکش ہوتی ہے۔ ایک انکشاف یہ ہے کہ ہمارے منصوبہ سازوں کے سامنے سب سے بڑا مقصد زیادہ سے زیادہ غیر ملکی امداد کا حصول ہوتا ہے' لہٰذا وہ جان بوجھ کر مقامی وسائل اور متوقع اخراجات میں خسارہ ظاہر کرتے ہیں۔ مصنف ترقیاتی حکمت عملی کے لیے اپنی تجاویز پیش کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں ایک طبقہ انگریزی تعلیم یافتہ ہے اور دوسرا انگریزی تعلیم سے محروم۔ ان کے درمیان اختلافات ہیں' لیکن ہم دستوری اسلام (Constitutional Islam) کی اتھارٹی پر اتفاق کر سکتے ہیں۔ (پھر وہ دستور کی اسلامی دفعات گنواتے ہیں اور اردو کے نفاذ پر زور دیتے ہیں)۔ یوں ہم اندرونی انتشار کا علاج کر سکتے ہیں۔ مصنف نے آگے چل کر بیرونی خطرات کا حقیقت پسندانہ تجزیہ کیا ہے۔ انھوں نے غیر ملکی ثقافتی یلغار کے خلاف تحفظ کی ضرورت پر زور دیا ہے اور اس ضمن میں ذرائع ابلاغ اور تعلیمی اداروں کو ذمہ دارانہ رویہ اپنانے کا مشورہ دیا ہے۔ آخر میں امریکی "سرپرستی" سے نجات کے لیے دفاعی خود انحصاری کا نسخہ تجویز کیا ہے۔ کتاب کے آخر میں ایک ضمیمہ شامل ہے جو سوویت وسطی ایشیا میں مسلمانوں کو نسلی بنیادوں پر تقسیم کرنے کے روسی منصوبوں کی مختصر تاریخ پر مشتمل ہے۔ (ڈاکٹر بلال مسعود)

الاحکام السیاسیة للاقلیات المسلمة فی الفقه الاسلامی ' سلیمان محمد توبلاک۔

ناشر: دار النفائس' ص ب ۲۱۵۱۱' عمان' اردن۔ صفحات: ۱۹۴۔ قیمت: درج نہیں۔

خلافت اسلامیہ کے زوال اور مغربی سامراج کے تسلط کا ایک بڑا نقصان یہ ہوا کہ خدا کی زمین اپنی وسعت کے باوجود خلق خدا کے لیے تنگ ہو گئی۔ کہاں وہ زمانہ تھا کہ رنگون سے طنجہ تک ہزاروں میل کا سفر بلا روک ٹوک کیا جاتا تھا' نہ پاسپورٹ کی ضرورت تھی' نہ ویزا کی۔ کہاں یہ دور کہ سرحدوں کی

بندر بانٹ نے آمدورفت کو جگہ جگہ پابند کر دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں جو نت نئے مسائل ابھر کر سامنے آئے ہیں، ان میں سے ایک اہم، اقلیت و اکثریت کا مسئلہ ہے۔ اس مسئلے سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والی قوم مسلمان ہے۔ یہ جن جن ممالک میں یہود و نصاریٰ و دیگر غیر مسلم اقوام کے ساتھ رہتے تھے، دیکھتے ہی دیکھتے اقلیت میں تبدیل ہو گئے، اور اکثریت کے ظلم و تشدد اور نسلی تفرقے کا شکار ہو گئے۔

اسلام زندگی کے جملہ مسائل میں رہنمائی کرتا ہے اور ہر مسئلے کا حل اس میں موجود ہے۔ عرصے سے اسلام کی روشنی میں اقلیت و اکثریت سے متعلق مسائل پر ایک جامع کتاب کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ یوگوسلاویہ کے طالب علم سلیمان محمد توہلیاک نے اردن کے ممتاز عالم، ڈاکٹر محمد عثمان شبیر کے زیر سرپرستی اس اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اس طرح ایک اچھی کتاب منظر عام پر آئی ہے۔

کتاب میں جن مسائل سے بحث کی گئی ہے، ان میں سے چند ایک یہ ہیں: دارالاسلام اور دارالحرب کی اصطلاح، ان کا شرعی مفہوم (کیا دارالاسلام دارالحرب میں تبدیل ہو سکتا ہے؟ یا پھر دارالاسلام ہمیشہ دارالاسلام ہی رہے گا، اور اس پر ہمیشہ ایک ہی قسم کے مسائل لاگو ہوں گے؟) اقلیت کی اصطلاح، مسلم اقلیت کی خصوصیات اور مختلف ممالک میں درپیش ان کے مسائل و مشکلات اور مختلف براعظموں میں ان کی تعداد، غیر اسلامی ممالک میں مسلمانوں کا قیام اور سیاسی پناہ کا حصول، دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کے مسائل، غیر اسلامی ممالک کی قومیت اختیار کرنا، مفادات عامہ سے متعلق ملازمتیں، غیر مسلم فوج میں شرکت، وہاں سیاسی جماعتیں قائم کرنا، ان کے قانون ساز اداروں میں شامل ہونا نیز مسلم اقلیتوں کی اسلامی حکومتوں کے تئیں کیا ذمہ داریاں ہیں؟ وغیرہ۔

آخر میں کتاب کا خلاصہ دیا گیا ہے۔ مآخذ میں چھوٹی بڑی ۱۹۷ کتابوں اور مقالات کے نام درج ہیں مگر تعجب ہے کہ اس میں امام محمد بن عبدالوہاب کے پوتے، سلیمان بن عبداللہ اور علماے نجد حمد بن عتیق وغیرہم کی تصانیف کے حوالے نہیں ملتے۔ حالانکہ غیر مسلمین سے تعلقات، امام محمد بن عبدالوہاب کی تحریک کا ایک اہم جز ہے۔ افسوس کہ آپ کے نام لیواؤں نے تحریک کے اس پہلو کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ کتاب اس قابل ہے کہ اردو دنیا اس سے مستفید ہو۔ (عبد المتین منیری)

مجلہ **القلم** – ۳، مدیر: ڈاکٹر جمیلہ شوکت، نائب مدیر: ڈاکٹر محمود اختر۔ ناشر: ادارہ علوم اسلامیہ، نیو کیمپس، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور۔ صفحات: ۳۰۵۔ قیمت: درج نہیں۔

یونی ورسٹیوں کی تعلیمی و تحقیقی سرگرمیوں اور کسی یونی ورسٹی کے مقام و مرتبے کے تعین میں، اس کے معیاری علمی مجلات (Journals) کو بڑا دخل ہے۔ پنجاب یونی ورسٹی لاہور کا شعبہ، علوم اسلامیہ،